جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مسلمانوں کی تکفیر

محمد سفیر الاسلام

وہ لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی (م 1908ء) کے ماننے والوں (احمدیوں) کے حوالے سے یہ سمجھتے ہیں کہ نہیں غیر مسلم یا کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اس سلسلے میں ان کی گواہی ہے کہ حضرت مرزا [غلام احمد قادیانی] صاحب نے دعویٔ نبوت نہیں کیا۔ حالاں کہ 7 ستمبر 1974ء کی آئینی ترمیم جس کے تحت احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، قرآن وسنت کے مطابق ہے، یہ تمام مسلمان مکاتب فکر اور پارلیمنٹ کا متفقہ فیصلہ ہے۔ جب کہ وہ لوگ یہ تاثر پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ غلط اور رواداری کے خلاف ہے۔ ہمارے پیش نظر خود مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے صاحب زادے مرزا بشیر الدین محمود (م 1965ء)، حکیم نور الدین (م 1914ء) اور مولوی محمد علی لاہوری (1951ء) کی تحریریں موجود ہیں، جن میں انھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانے والوں کے بارے میں اوران سے تعلقات رکھنے کے بارے میں آرا موجود ہیں۔ ان تحریروں سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ وہ تمام لوگ جو آپ پر ایمان نہیں لائے وہ یہودی، عیسائی، مشرک، اور جہنمی ہیں۔ لہذا ان کے ساتھ معاشرتی اور مذہبی تعلقات رکھنا حرام ہیں۔ ہمارے ہاں ان سے ہمدردی رکھنے والے یہ کہتے دکھائی دیتے ہیں کہ ہم انھیں کافر یا غیر مسلم کیوں گردانتے ہیں؟ یہ رویہ درست نہیں۔ ان تحریروں سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ مسلمانوں کی جانب سے احمدیوں کی تکفیر تو بعد میں ہوئی جب کہ اس سلسلے میں ابتدا دراصل انھوں نے خود کی۔

۱۸۹۸ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے لدھیانہ کے مقام پر لوگوں سے بیعت لی۔

۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اپنی درخواست پر اسے سرکاری ریکارڈ پر جماعتِ احمدیہ کو مسلمانوں کے فرقے سے باہر رکھا گیا۔

یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان تصور نہ کریں اوران کے پیچھے نماز نہ پڑھنے سے انکار کردیں۔ کیوں کہ ہمارے عقیدہ کے مطابق وہ کافر ہیں۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ایک پیغمبر کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ (انوارِ خلافت صفحہ ۳۰)

اس سب سے وہ اعلان کرتا ہے کہ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ کافر ہے۔

(حقیقۃ الوحی از مرزا غلام احمد قادیانی، صفحہ ۱۶۳)

علاوہ اس کے، جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا، کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔۔۔۔۔ اب جو شخص خدا اور رسول کے احکام کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدائے تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے، اور مجھ کو باوجود صد ہا نشانیوں کے مفتری ٹھیراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہوسکتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۱۶۳)

کفر دو قسم پر ہے ایک کفر یہ ہے کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آں حضرت ﷺ کو رسول نہیں مانتا۔ دوسرا یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیحِ موعود کو نہیں مانتا اس کے باوجود اتمامِ حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے منے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی
تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لیے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی از مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۱۷۹)

خدائے تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے، وہ مسلمان نہیں ہے۔

(اخبار الفضل 15 جنوری 1935ء)

صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ (ارشاد مرزا صاحب، اخبار الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱)

پس یاد رکھو کہ جب مجھے خدا نے اطلاع دی ہے تمھارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر، مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمھارا امام وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴ برحاشیہ)

اور مجھے بشارت دی کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی، وہ جہنمی ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۱۶۸)

خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری پہنچی ہے اور اس نے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی تذکرہ مجموعہ الہامات صفحہ ۶۰۰)

جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی

کرنے والا جہنمی ہے۔

(الہام غلام قادیان مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۲۷)

اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی انوارِ اسلام صفحہ ۳۰ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱)

جو میرے مخالف تھے، اس کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔

(نزول مسیح مرزا غلام احمد قادیانی (حاشیہ) صفحہ ۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۸۲)

تلك ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمؤدة و ينتفع من معارفها ويقبلني ويصدق دعوتي الا ذرية البغايا ۔

(ترجمہ) میری اس کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فایدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا

ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔

(مرزا غلام احمد قادیانی آئینۂ کمالاتِ اسلام، صفحہ ۵۴۸ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۴۷، ۵۴۸)

اصل عبارت عربی میں ہے۔ اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔ مرزا کے الفاظ یہ ہیں الا ذریۃ البغایا۔ عربی کا لفظ البغایا جمع کا صیغہ ہے۔ واحد اس کا بغیہ ہے جس کا معنی بدکار، فاحشہ، زانیہ ہے۔ خود مرزا نے (خطبہ الہامیہ صفحہ ۴۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۶) میں لفظ بغایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے۔ اور ایسے ہی انجام آتھم کے (صفحہ ۲۸۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱) [میں ہے]

نور الحق حصہ اوّل صفحہ ۱۲۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۶۳ میں لفظ بغایا کا ترجمہ نسلِ بدکاراں، زناکار، زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔

دشمن بیابانوں کے خنزیر ہوگئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۵۳)

جو دعویٰ اسلام کا کرتے ہیں بکلّی ترک کرنا پڑے گا۔ (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۵۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۷)

غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اہلِ کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے۔۔۔لیکن

اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہیں دینی چاہیے۔ اگر ملے تو لے بے شک لو لینے میں کوئی حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔

(مرزا غلام احمد قادیانی، اخبار الحکم 16 اپریل 1908ء)

مسلمانوں کی اقتدا میں نماز حرام و ناجائز ہے۔ (تحفۂ گولڑویہ صفحہ ۲۷، انوارِ خلافت صفحہ ۹۰)

انگریز تمھارے لیے ان مسلمانوں کے مقابلے میں ہزار درجے بہتر ہیں جو تم سے اختلاف رکھتے ہیں کیونکہ انگریز تمھیں ذلیل کرنا نہیں چاہتے نہ ہی وہ تمھیں قتل کرنا چاہتے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات صفحہ ۵۴۴ جلد ۳)

مرزا غلام احمد صاحب اپنے مکتوب مورخہ مارچ 1906ء بنام ڈاکٹر عبدالحکیم لکھتے ہیں: خدائے تعالیٰ میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور جس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے، وہ مسلمان نہیں ہے۔

(تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ ۵۱۹)

''ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہوسکتا اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں، عام ہے، خواہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے، ہندوستان میں ہو یا کسی ملک میں، کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے۔ ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں، بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا''۔ (حکیم نورالدین [خلیفہ اوّل] نہج المصلّٰی مجموعۂ فتاوٰی احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۷۵ بحوالہ اخبار الحکم جلد ۱۵ نمبر ۸ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۱۱ء)

اس کے پیرووں کو ایسے شخص کے نماز پڑھنا ممنوع ہے جو اس پر ایمان نہیں رکھتا۔

(نہج المصلّٰی فتاوٰی احمدیہ جلد اول صفحہ ۱۸)

''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر یہود و نصاریٰ اللہ کو مانتے ہیں۔ کیا اس انکار پر کافر ہیں یا نہیں؟ کافر ہیں۔ اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا منکر کافر نہیں؟ اگر اسرائیلی مسیح موسیٰ کا خاتم الخلفاء یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں کہ اس کا منکر بھی کافر ہو۔ اگر مسیحا ایسا تھا کہ اس کا منکر کافر ہے تو یہ مسیح بھی کسی طرح کم نہیں۔

(حکیم نورالدین [خلیفہ اوّل] نہج المصلّٰی مجموعۂ فتاوٰی احمدیہ جلد اول صفحہ ۳۸۵)

غیر احمدیوں سے دینی امور میں الگ رہو۔ (نہج المصلّٰی مجموعۂ فتاوٰی احمدیہ صفحہ ۳۸۲)

بعد میں اگر کسی نے اس فتویٰ کو جاری سمجھا تو وہ اس کی اجتہادی غلطی تھی جس کو خلیفۂ اوّل (حکیم نورالدین صاحب) نے صاف حکم کے ساتھ رد کر دیا کہ غیر احمدی کا جنازہ ہرگز جائز نہیں۔ (اخبار الفضل 29 اپریل 1916ء)

مرزا بشیر الدین محمود نے حقیقتِ النبوۃ کے صفحہ ۱۷۴ پر لکھا ہے: مرزا غلام احمد قادیانی صحیح معنوں میں اور شریعت کے مطابق نبی تھے۔ وہ مجازی نبی نہیں بل کہ حقیقی نبی تھے۔ اس اعلان کا لازمی نتیجہ یہ کہ جو شخص اس مدعیٔ نبوت کے دعویٰ نبوت کو تسلیم کرنے سے انکار کرے وہ کافر ٹھیرتا ہے۔

تمام مسلمان جنھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت نہیں کی خواہ انھوں نے اس کا نام بھی نہ سنا ہو سب کافر ہیں اور تمام اہلِ اسلام دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔　　　　(آئینۂ صداقت از مرزا بشیر الدین محمود صفحہ ۳۵)

کل مسلمان جو حضرت مسیحِ موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انھوں نے حضرت مسیحِ موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہ سنا ہو سب کافر ہیں اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

(آئینۂ صداقت از مرزا بشیر الدین محمود صفحہ ۳۵)

ہر شخص جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اعتقاد رکھتا ہے لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں رکھتا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتا ہے اور حضرت محمد ﷺ پر اعتقاد نہیں رکھتا یا پیغمبر اسلام پر ایمان رکھتا ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی پر یقین نہیں رکھتا۔ پکا کافر ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

(کلمۃ الفصل صاحب زادہ بشیر احمد قادیانی ریویو آف ریلی جنز قادیان صفحہ ۱۱۰)

اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانے میں نمودار کیا اور حضرت مسیحِ موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلاۃ و السلام کو جو فارسی النسل ہیں، اس کام کے لیے منتخب فرمایا۔ اور فرمایا کہ میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا زور آور حملوں سے تیری تائید کروں گا اور جو دین تو لے آیا ہے، اسے تمام دیگر ادیان پر بذریعہ دلائل و براہین غالب کروں گا اور اس کا غلبہ دنیا کے آخر تک قائم رکھوں گا۔　　　　(اخبار الفضل 3 فروری 1935ء)

عبداللہ کوئیلیم نے حضرت مسیحِ موعود کی زندگی میں ایک مشن قائم بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔ مسٹر دیب نے امریکا میں اس کی اشاعت کی لیکن آپ نے (مرزا صاحب نے) مطلق ان کو ایک پائی کی مدد نہ کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس اسلام میں آپ پر (مرزا صاحب پر) ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپ کے سلسلے کا ذکر نہیں، اسے آپ اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے کہ ان کا (مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اسلام اور۔ میاں محمود احمد [خلیفہ ثانی] نے کہا: ہندوستان سے باہر ہر ایک ملک میں ہم اپنے واعظ بھیجیں۔ مگر میں اس بات کے کہنے سے نہیں ڈرتا کہ اس تبلیغ سے ہماری غرض سلسلۂ احمدیہ کی صورت میں اسلام کی تبلیغ ہو۔ میرا یہی مذہب ہے اور حضرت مسیحِ موعود کے پاس رہ کر اندر باہر ان سے یہی سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اسلام کی تبلیغ یہی میری تبلیغ ہے، پس اس اسلام کی تبلیغ کرو جو مسیحِ موعود لایا۔

(منصب خلافت صفحہ ۲۰)

میاں محمود احمد [خلیفہ ثانی] نے ایک خطبہ میں کہا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفاتِ مسیح یا چند اور مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز، روزہ، حج غرضیکہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔ (اخبار الفضل 30 فروری 1931ء)

مرزا بشیر الدین محمود نے سب جج گورداس پور کی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا: اس کی وجہ کہ غیر احمدی کیوں کافر ہیں۔ قرآن کریم نے بیان کی

ہے وہ اصول جو قرآن نے بتایا ہے اس میں سب کا انکار کفر ہے۔ سب نبیوں کا یا نبیوں میں سے کسی ایک کا انکار کفر ہے، کتب کا انکار کفر ہے، ملائکہ کے انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے وغیرہ۔ ہم چونکہ حضرت مرزا غلام صاحب کو نبی مانتے ہیں اس لیے قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے۔

(اخبار الفضل 29 جون 1922ء)

ایک اور مقام پر رقم طراز ہیں: اس جگہ ایک اور شبہہ پڑتا ہے اور وہ یہ کہ جب حضرت مسیح موعود اپنے منکروں کو حسب حکم الٰہی اسلام سے خارج سمجھتے تھے تو آپ نے اس کے لیے اپنی بعض آخری کتابوں میں مسلمان کا لفظ کیوں استعمال فرمایا؟ اس کے جواب میں کہا: معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود کو بھی بعض وقت اس کا خیال آیا کہ کہیں میری تحریروں میں ''غیر احمدیوں'' کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر دھوکا نہ کھا جائیں۔ اس لیے آپ نے کہیں کہیں بہ طور ازالہ کے، غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ لکھ دیے ہیں کہ ''وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں''۔ تا جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعیٔ اسلام سمجھا جائے نہ کہ حقیقی مسلمان۔۔۔۔۔ پس یہ ایک یقینی بات ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے جہاں کہیں غیر احمدیوں کو مسلمان کہہ کر پکارا ہے وہاں صرف یہ مطلب ہے کہ وہ صرف اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ورنہ آپ حسب حکم الٰہی اپنے منکروں کو مسلمان نہ سمجھتے تھے۔

(کلمۃ الفصل صاحب زادہ بشیر احمد قادیانی ریویو آف ریلیجنز قادیان صفحہ ۱۲۶)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

چوں دور خسروی آغاز کردند		مسلمان را مسلمان باز کردند

اس الہامی شعر میں اللہ تعالیٰ نے مسئلہ کفر و اسلام کو بڑی کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس میں خدا نے غیر احمدیوں کو مسلمان بھی کہا ہے اور پھر اس کے اسلام کا انکار بھی کیا ہے۔ مسلمان تو اس لیے کہا ہے کہ وہ مسلمان کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور جب تک یہ لفظ استعمال نہ کیا جائے لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ کون مراد ہے۔ مگر ان کے اسلام کا اس لیے انکار کیا گیا ہے وہ اب خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں بل کہ ضرورت ہے کہ ان کو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جائے۔

(کلمۃ الفصل صاحب زادہ بشیر احمد قادیانی ریویو آف ریلی جنز قادیان نمبر۳ جلد۱۴ صفحہ ۱۴۳)

اب جب کہ یہ مسئلہ صاف ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی تو کیوں خواہ مخواہ غیر احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ (کلمۃ الفصل صاحب زادہ بشیر احمد قادیانی ریویو آف ریلی جنز قادیان نمبر۳ جلد۱۴ صفحہ ۱۴۸)

اب معاملہ صاف ہے اگر نبی کریمؐ کا انکار کفر ہے تو مسیح موعود کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیحِ موعود نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں۔ بل کہ وہی ہے اور اگر مسیح موعودؑ کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریمؐ کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے جس میں بقول حضرت مسیحِ موعودؑ آپ کی روحانیت اقویٰ اکمل اور اشنہ ہے، آپ کا انکار کفر نہ ہو۔

(کلمۃ الفصل صاحب زادہ بشیر احمد قادیانی ریویو آف ریلی جنز قادیان صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷)

اب معاملہ صاف ہوگیا اگر نبی کریم ﷺ کا انکار کفر ہے تو مسیحِ موعود (یعنی مرزا صاحب) کا انکار بھی کفر ہونا چاہیے کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں۔

(کلمۃ الفصل صاحب زادہ بشیر احمد قادیانی ریویو آف ریلی جنز قادیان نمبر۳ جلد۱۴ صفحہ ۱۴۸)

کلمۃ الفصل صاحب زادہ بشیر احمد قادیانی ریویو آف ریلی جنز قادیان نمبر۱۴ جلد۱۴ صفحہ ۱۶۹ میں لکھتے ہیں:

''غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ ہوگئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی، دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیے گئے۔۔۔ اگر یہ کہو کہ غیر احمدیوں کو سلام کیوں کیا جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نبی اکرمؐ نے یہود تک کو سلام کا جواب دیا ہے، ہاں اشد مخالفین کو حضرت مسیح موعود نے کبھی سلام نہیں کہا اور نہ ان کو سلام کہنا جائز ہے۔ غرض ہر ایک طریقہ سے ہم کو حضرت مسیحِ موعود نے غیروں سے الگ کیا ہے اور ایسا کوئی تعلق نہیں جو اسلام نے مسلمانوں کے ساتھ خاص کیا ہو اور پھر

ہم کو اس سے روکا نہ گیا ہو۔''

غیر احمدی بچے کا جنازہ پڑھنا درست نہیں۔ (میاں محمود احمد، اخبار الفضل 3 مئی 1922ء)

ضمناً مسئلہ ختمِ نبوت کے سلسلے میں ''منیر کمیٹی'' میں کہا گیا ہے کہ ''اب مرزا صاحب کے ایسے ارشاد کا انکشاف ہوا ہے جس میں انھوں نے ان مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت کی اجازت دے دی تھی جو مکذب اور مکفر نہ ہوں'' اس پر عدالت نے کہا: اس سے تو بات وہیں رہتی ہے۔

(منیر کمیٹی رپورٹ صفحہ ۱۹۹)

۱۳ مئی ۱۹۰۴ء کو گورداس پور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مولوی محمد علی لاہوری صاحب نے ایک بیان حلفی میں کہا:

''مکذبِ مدعیٔ نبوت کذاب ہوتا ہے، مرزا صاحب ملزم مدعیٔ نبوت ہے، اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا، دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔

(ماہ نامہ فرقان قادیان، جلد ۱، نمبر ۱، جنوری ۱۹۴۲ء مباحثہ راول پنڈی، صفحہ ۲۷)

مولوی محمد علی لاہوری صاحب نے احمدیہ بلڈنگز میں تقریر کرتے ہوئے کہا: مخالف کوئی معنی کرے ہم تو قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے، صدیق بنا سکتا ہے اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے مگر چاہیے مانگنے والا۔۔۔۔ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا (یعنی مرزا غلام احمد صاحب) وہ صادق تھا، خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا''۔ (''الحکم'' ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ بحوالہ ماہ نامہ فرقان قادیان، جلد ۱، نمبر ۱، صفحہ ۱۱ جنوری ۱۹۴۲ء)

معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلاۃ والسلام کے مدارجِ عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغامِ صلح سے تعلق ہے خدا تعالیٰ کو جو دلوں کا بھید جاننے والا ہے، حاضر و ناظر جان کر کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود کو اِس زمانے کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔ (مولوی محمد علی لاہوری ہفت روزہ پیغامِ صلح لاہور 16 اکتوبر 1913ء صفحہ 2)

مجاہدِ کبیر سوانح عمری بانی جماعتِ احمدیہ لاہور، مولوی محمد علی لاہوری مؤلفہ ممتاز احمد فاروقی اور محمد احمد۔

اس کتاب کے آخری صفحے پر جماعتِ احمدیہ لاہور کے عقاید درج کیے گئے ہیں۔ عقیدہ نمبر 2 کے تحت کہا گیا ہے: باالفاظِ بانی سلسلہ، حضرت مرزا غلام احمد صاحب ''جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اسے بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں''۔

''ہم خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ ہمارے ہندوں بھائیوں کے دلوں سے پردے اٹھ جائیں اور اس کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ہو جائے اور ان کے سینے اس سچائی کو قبول کرنے کے لیے کھل جائیں جو دینِ اسلام تعلیم دیتا ہے۔ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ

آخری زمانے میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انھیں دیا گیا تھا، وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دکھایا ہے ''۔(ریویو آف ریلی جنز قادیان جلد۳،نمبر۱۱،صفحہ ۴۰۹ تا ۴۱۱،منقول از تبدیلی عقاید مولوی محمد علی لاہوری صفحہ ۶۳،مؤلفہ محمد اسماعیل قادیانی مطبوعہ احمدیہ کتاب گھر قادیان)

''آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خداوند تعالیٰ نے تمام نبوتوں اور رسالتوں کے دروازے بند کر دیے۔مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کامل

جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگیں ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کاملہ سے نور حاصل کرتے ہیں،اس کے لیے یہ دروازہ بند نہیں ہوا ''۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان جلد۴،نمبر۱۱،صفحہ ۱۸۶،بحوالہ تبدیلی عقاید مولوی محمد علی صاحب از محمد اسماعیل قادیانی صفحہ ۲۲،مطبوعہ احمدیہ کتاب گھر قادیان)

ان تحریروں کے سے آگہی کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو بیانیے کی آڑ میں امت کے اجتماعی فیصلے اور آئینِ پاکستان کو اپنی توپوں کی زد پر رکھے ہوئے ہیں۔وہ احمدیوں کو چاہے وہ (ربوہ والے ہوں یا لاہوری) کے لیے غم میں گھلے جا رہے ہیں۔لگتا ہے وہ ان [عیسائی اور یہودی اور مشرک، ذریۃ البغایا، بغیہ جس کا معنی بدکار، فاحشہ، زانیہ ترجمہ بازاری عورتیں بغایا کا ترجمہ نسلِ بدکاراں، زناکار، زن بدکار، ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں، بیابانوں کے خنزیر، ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں] گالیوں اور مغلظات جو جھوٹے مدعیٔ نبوت کی زبان سے نکلی ہیں ان سے بچنے کے لیے ان سے اظہار ہمدردی کر رہے ہیں۔ذرا غور کیجیے کیا ایک نبی کی زبان ایسی ہوتی ہے کہ وہ اپنے مخالفین کے لیے ایسا لب ولہجہ اختیار کریں اور پھر ان کے حمایتی اور خیر خواہ جن کو امت محمدی کا فرد ہونے پر تو شک ہے مگر امت مرزا غلام احمد قادیانی کے لیے وہ اپنے ضمیر و ایمان کا سودا کر رہے ہیں۔ان تحریری ثبوتوں کے بعد تو ان پر یہ واضح ہو جانا چاہیے کہ اس گروہ سے تعلق بھلا کیسے رکھا جا سکتا ہے؟ جو آپ اور آپ کے والدین کے بارے میں ایسے مکروہ اور گندے خیالات رکھتا ہو۔العیاذ باللہ